سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مکتوبِ گرامی حضرت شیخ الحدیث زیدت برکاتہم

(تمہید از: حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ)

دینی درس گاہوں کے اربابِ اہتمام کے لیے قابلِ توجہ لمحۂ فکریہ

’’بلاشبہ دینی مدارس کا منصب نہایت اونچا اور قابلِ فخر ہے، انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی وراثت ہے، اور جو کچھ قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں فضائل آئے ہیں، کس کو مجال انکار ہوسکتا (ہے؟) لیکن جتنا منصب عالی ہے اس کی قیمت بھی بہت اونچی ہے، وہ صرف رضاء الٰہی اور نعیم جنت ہی ہوسکتی ہے، اگر کوئی اس جوہر بے بہا کی قیمت متاع دنیا کو بنائے کتنی بڑی شقاوت ہوگی؟! کیا صاف وصریح وعید احادیث میں نہیں آئی؟ مسند احمد وسنن ابی داؤد وابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت (میں) صحیح حدیث سے فرمایا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے: ’’**من تعلّم علماً مما يبتغٰی به وجه اللّٰه، لايتعلمه إلا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة**‘‘ یعنی ’’جس نے وہ علم حاصل کیا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوسکتی (ہے) اس کو صرف متاع دنیا کے لیے (حاصل) کیا تو جنت کی خوشبو بھی اس کو نصیب نہ ہوگی۔‘‘

لیکن کتنا مقامِ عبرت وتأسف ہے کہ یہ عظیم الشان، جلیل القدر منصب، منافع دنیا کے لیے وقف ہوگیا ہے! تعلیم وتدریس، تصنیف وتالیف، دعوت وارشاد، امامت وخطابت یہ سب دین کے مناصب تھے، آج دنیا کے مناصب بن گئے، سب کا مقصد شکم پروری ہے، اور تن آسانی ہے، یا پھر طلب جاہ ومنزلت ہے، انا للہ!

سنا ہے کہ حضرت فقیہ عصر، محدثِ وقت، عارف باللہ مولانا خلیل احمد (سہارن پوری) رحمہ اللہ

کے سامنے کسی نے خواب بیان کیا کہ: یہ دیکھا کہ درس گاہ میں تپائیوں کے سامنے بجائے طلبہ کے بیل بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا: ''اناللہ! اب سے لوگ علم دین پیٹ کے لیے پڑھیں گے۔''

اور آج کل عام طور پر یہی ہو رہا ہے الا ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اساتذہ وطلبہ میں شب خیزی و ذکر اللہ وتلاوت قرآن کریم کی عادت ختم ہو رہی ہے، نمازِ فجر کے بعد قرآن کریم کی جگہ اخبارات کو مل گئی، ریڈیو اور ٹی وی جیسی منحوس چیزیں جدید تمدن نے گھر گھر پہنچا دی ہیں، اناللہ!

بہرحال! مدارس کا جہاں مقصد بدل گیا وہاں عبادت وتلاوت وذکر کی کمی بھی بے حد آگئی ہے، جو ذکر اللہ کی برکات اور تلاوت قرآن کریم کے جو انوار تھے وہ بھی ختم ہوتے جارہے ہیں، ان حالات اور پُرآشوب صورت حال نے ہمارے مخدوم گرامی منزلت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی متع اللّٰہ الأمة بحیاتھم الطیبة المبارکة کو پریشان کر رکھا ہے، اسی تاثر کی وجہ سے موصوف نے راقم الحروف کو ایک مفصل والا نامہ لکھا ہے، اربابِ مدارس کی توجہ اور اصلاح کے لیے ذیل میں شائع کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اربابِ مدارس کے لیے وسیلۂ عبرت ونصیحت وتوجہ بنائے، آمین!

مکتوبِ مبارک

''مدارس کے روز افزوں فتن، طلبہ کی دین سے بے رغبتی وبے توجہی اور لغویات میں اشتغال کے متعلق کئی سال سے میرے ذہن میں یہ ہے کہ مدارس میں ذکر اللہ کی بہت کمی ہوتی جارہی ہے، بلکہ قریباً یہ سلسلہ معدوم ہو چکا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ بعض میں تو اس لائن سے تنفر کی صورت دیکھتا ہوں، جو میرے نزدیک بہت خطرناک ہے، ہندوستان کے مشہور مدارس دارالعلوم، مظاہر العلوم، شاہی مسجد مرادآباد وغیرہ کی ابتداء جن اکابر نے کی تھی وہ سلوک کے بھی امام الائمہ تھے، انہی کی برکات سے یہ مدارس ساری مخالف ہواؤں کے باوجود اب تک چل رہے ہیں۔

اس مضمون کو کئی سال سے اہل مدارس منتظمین اور اکابرین کی خدمت میں تقریرًا وتحریرًا کہتا اور لکھتا رہا ہوں، میرا خیال یہ ہے کہ آپ جیسے حضرات اس کی طرف توجہ فرمادیں تو زیادہ مؤثر اور مفید ہو گا، مظاہر العلوم میں تو میں کسی درجہ میں اپنے ارادہ میں کامیاب ہوں اور دارالعلوم کے متعلق جناب الحاج مولانا قاری محمد طیب صاحب سے عرض کرچکا ہوں اور بھی اپنے سے تعلق رکھنے والے اہل مدارس سے عرض کرتا رہتا ہوں۔ روز افزوں فتنوں سے مدارس کے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ مدارس میں ذکر اللہ کی فضا قائم کی جائے، شرور فتن اور تباہی دبربادی سے حفاظت کی تدبیر ذکر اللہ کی کثرت ہے، جب اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا تو دنیا ختم ہو جائے گی، جب اللہ تعالیٰ کے پاک نام میں اتنی قوت ہے کہ ساری دنیا کا وجود اس سے قائم ہے تو مدارس کا وجود تو ساری دنیا کے مقابلہ میں دریا کے

مقابلہ میں ایک قطرہ بھی نہیں، اللہ تعالیٰ کے پاک نام کو ان کی بقاء وتحفظ میں جتنا دخل ہوگا ظاہر ہے۔

اکابر کے زمانہ میں ہمارے ان جملہ مدارس میں اصحابِ نسبت اور ذاکرین کی جتنی کثرت رہی ہے وہ آپ سے بھی مخفی نہیں اور اب اس میں جتنی کمی ہوگئی وہ بھی ظاہر ہے، بلکہ اگر یوں کہوں کہ اس پاک نام کے مخالف حیلوں اور بہانوں سے مدارس میں داخل ہوتے جارہے ہیں تو میرے تجربہ میں تو غلط نہیں، اس لیے میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں کچھ ذاکرین کی تعداد ضرور رہا کرے۔

طلبہ کے ذکر کرنے کے تو ہمارے اکابر بھی خلاف رہے ہیں اور میں بھی موافق نہیں، لیکن منتہی طلبہ یا فارغ التحصیل یا اپنے سے یا اپنے اکابرین سے تعلق رکھنے والے ذاکرین کی کچھ مقدار مدارس میں رہا کرے اور مدرسہ ان کے قیام کا کوئی انتظام کردیا کرے، مدرسہ پر طعام کا بار ڈالنا تو مجھے بھی گوارا نہیں، طعام کا انتظام تو مدرسہ کے اکابر میں سے کوئی شخص ایک یا دو اپنے ذمہ لے لے یا باہر سے مخلص دوستوں میں سے کسی کو متوجہ کرکے ایک ایک ذکر کرنے والے کا کھانا کسی کے حوالہ کردیا جائے، جیسا کہ ابتداء میں مدارس کے طلبہ کا انتظام اسی طرح ہوتا تھا، البتہ اہل مدارس ان کے قیام کی کوئی صورت اپنے ذمہ لے لیں جو مدرسہ ہی میں ہو، اور ذکر کے لیے کوئی ایسی مناسب جگہ تشکیل کریں کہ دوسرے طلبہ کا کوئی حرج نہ ہو، نہ سونے والوں کا نہ مطالعہ کرنے والوں کا۔

جب تک اس ناکارہ کا قیام سہارن پور میں رہا تو ایسے لوگ بکثرت رہتے تھے میرے مہمان ہوکر، ان کے کھانے پینے کے انتظام تو میرے ذمہ تھا، لیکن قیام اہل مدرسہ کی جانب سے مدرسہ کے مہمان خانہ میں ہوتا تھا، اور وہ بدلتے سدلتے رہتے تھے، صبح کی نماز کے بعد میرے مکان پر ان کے ذکر کا سلسلہ ایک گھنٹہ تک ضرور رہتا تھا، اور میری غیبت کے زمانہ میں بھی سنتا ہوں کہ عزیز طلحہ کی کوشش سے ذاکرین کی وہ مقدار اگرچہ زیادہ نہ ہو، مگر ۲۰، ۲۵ کی مقدار روزانہ ہوجاتی ہے، میرے زمانہ میں تو سو، سوا سو تک پہنچ جاتی تھی اور جمعہ کے دن عصر کے بعد مدرسہ کی مسجد میں تو دو سو سے زیادہ کی مقدار ہوجاتی تھی اور غیبت کے زمانہ میں بھی سنتا ہوں کہ ۴۰، ۵۰ کی تعداد عصر کے بعد ہوجاتی ہے، ان میں باہر کے مہمان جو ہوتے ہیں وہ دس بارہ تک تو اکثر ہو ہی جاتے ہیں، عزیز مولوی نصیر الدین سلمہٗ، اللہ تعالیٰ اس کو بہت جزائے خیر دے ان لوگوں کے کھانے کا انتظام میرے کتب خانہ سے کرتے رہتے ہیں، اسی طرح میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں دو چار ذاکرین ضرور مسلسل رہیں، داخلی اور خارجی فتنوں سے بہت امن کی امید ہے، ورنہ مدارس میں جو داخلی اور خارجی فتنے بڑھتے جارہے ہیں، اکابر سے زمانہ میں جتنا بعد ہوتا جائے گا اس میں اضافہ ہی ہوگا۔

اس ناکارہ کو نہ تحریر کی عادت نہ تقریر کی، آپ جیسا یا مفتی محمد شفیع صاحب جیسا کوئی شخص میرے

اس مافی الضمیر کو زیادہ وضاحت سے لکھتا تو شاید اہل مدارس پر اس مضمون کی اہمیت زیادہ واضح ہوجاتی، اس ناکارہ کے رسالہ ''فضائل ذکر'' میں حافظ ابن قیم کی کتاب ''الوابل الصیّب'' سے ذکر کے سو کے قریب فوائد نقل کئے ہیں، جن میں شیطان سے حفاظت کی بہت سی وجود ذکر کی گئی ہیں، شیاطینی اثر ہی سارے فتنوں اور فساد کی جڑ ہیں، فضائل ذکر سے یہ مضمون اگر جناب سن لیں تو میرے مضمونِ بالا کی تقویت ہوگی، اس کے بعد میرا مضمون تو اس قابل نہیں جو اہل مدارس پر کچھ اثر انداز ہوسکے، آپ میری درخواست کو زوردار الفاظ میں نقل کرا کر اپنی یا میری طرف سے بھیج دیں تو شاید کسی پر اثر ہوجائے۔

دارالعلوم، مظاہر علوم اور شاہی مسجد کے ابتدائی حالات آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہیں کہ کن صاحبِ نسبت اصحابِ ذکر کے ہاتھوں ہوئی ہے؟! انہی کی برکات سے یہ مدارس اب تک چل رہے ہیں، یہ ناکارہ دعاؤں کا بہت محتاج ہے، بالخصوص حسنِ خاتمہ کا کہ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔

(حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، بقلم حبیب اللہ، ۳۰ نومبر ۷۵ء) والسلام، مکہ المکرّمہ''

حضرت بنوریؒ بنام حضرت شیخ الحدیثؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۶ / جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ

مخدوم گرامی مآثر حضرت شیخ الحدیث زیدت برکاتھم العالیہ المقبولۃ، آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نامۂ برکت کی سعادت نصیب ہوئی، بنڈل کے ضائع ہونے کا افسوس ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ! مل جائے گا۔ حضرت والد ماجد کی وفات پر آپ کے تاثرات ودعوات نے ممنون فرمایا، حق تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے آپ کے حسن ظن کو صحیح فرمائے اور مجھے آدمی بنائے، آمین!

مرحوم حضرت مولانا یوسف صاحب (کاندھلوی) کے سوانح میں آپ کے متعلق کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں، اس کا افسوس ہے۔ ''معارف السنن'' کے مقدمہ (میں) کوئی تکوینی ابتلاء پیش آیا ہے، اور اس کی وجہ میں کچھ سمجھ بھی گیا ہوں، دعا فرمائیں کہ میں معاف ہوجاؤں تو قلم آگے چلے، ابتداء تو کوئی ۱۲ سال پہلے ہوچکی ہے، دو دو تین تین سال بعد چند سطریں لکھی جاتی ہیں اور بس میرے خیال میں کل بقیہ کام بیس گھنٹوں کا ہوگا، لیکن وہ میسر نہیں آتے، بہرحال کاغذ بھی دو سال سے خریدا ہے، طباعت کا ارادہ بھی ہوگیا، شاید طباعت شروع ہونے کے بعد آپ کی دعاؤں سے توفیقِ تکمیل نصیب ہوجائے، قرآن کریم کے بعد حدیث کی کیوں ضرورت ہے؟ اور حدیث کے بعد فقہ کی کیوں ضرورت ہے؟ پہلے سے

تقریباً فارغ ہوچکا ہوں، اور دوسرا جزء باقی ہے، اس کے لیے کتاب ''الفقیه والمتفقه'' خطیب کی ضرورت تھی، الحمدللہ وہ بھی طبع ہوکر آگئی ہے۔

حضرت شیخ امام العصر کشمیری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''قرآن معلق رہتا ہے جب تک حدیث کی طرف رجوع نہ کیا جائے، اور حدیث معلق رہتی ہے، جب تک فقہ کی طرف رجوع نہ کیا جائے۔'' اس کی شرح کرنی چاہیے، لیکن ذرا عنوان بدل دیا، وہ یہ ہے کہ: ''قرآن کریم پر ایمان ممکن نہیں جب تک حدیث پر ایمان نہ لایا جائے، اور حدیث پر عمل ممکن نہیں جب تک فقہ پر عمل نہ کیا جائے، قرآن پر ایمان حدیث پر ایمان لانے پر موقوف ہے، اور حدیث پر عمل کے لیے فقہ کی ضرورت ہے۔'' بس! جزء ثانی کی ضرورت ہے، اگر آپ کی دعائیں شامل حال ہوں تو ان شاء اللہ تعالیٰ! جلد کام شروع کرلوں گا، تفصیل نہ سہی اجمال بھی کافی ہوگا۔

مکتوبِ گرامی بینات میں منشأ کے خلاف شائع ہوگیا، اس کا افسوس ہے، آئندہ احتیاط کی جائے گی، یا بہت غور کیا جائے گا، اگر کوئی حصہ نشر کے قابل نہ ہو تو حذف کرکے شائع کیا جائے گا۔

اگر آپ کا ہندوستان جانا مقدر ہے تو ارادہ ہے کہ عزیزم محمد بنوری سلمہٗ آپ کے ہمرکاب برائے خدمت ہوجائیں، پاسپورٹ بنایا گیا، بقیہ کی تکمیل کی جارہی ہے، شاید یہ خادمانہ صحبت ورفاقت زندگی میں انقلاب وتغیر پیدا کردے، آمین! آپ بھی دعا فرمائیں کہ اس آرزو کے لیے یہ خدمت وصحبت میسر آجائے اور اس صحبت پر صحیح ثمرات مرتب ہوں:

جهد المتيّم أشواق فيظهرها　　　دمع علٰى صفحات الخد ينحدرُ

پاؤں میں آج کل تکلیف زیادہ ہے، ادھر صحیح بخاری شریف (کے) ختم کی فکر ہے، اُدھر بسلسلہ قادیانیت' افریقہ کا ایک دورہ بہت ضروری ہے، اس کی تیاری ہورہی ہے، نیز رنگون ولندن کے سفر کا تقاضا شدید ہوتا جارہا ہے، ان سب کے لیے دعا فرمائیں، اگر خیر ہو تو مقدر ومیسر ہو اور توفیق نصیب ہو اور نافع ومثمر ہو۔

پاکستان کی حکومت کا رُخ غیر صحیح سمت میں جارہا ہے، سوشلزم کے خطرات لاحق ہیں، خصوصی دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ پاکستان کو صحیح اسلامی حکومت بنائے اور صحیح ثمرات مرتب فرمائے اور حکمرانوں کو صحیح فہم اور صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین! عریضہ طویل ہوگیا معافی چاہتا ہوں۔

والسلام

آپ کا محمد یوسف بنوری عفی عنہ